کشمیر کی فارسی تواریخ کا مختصر جائزہ

کشمیر جیسے ہندوستان کی ایک بہت ہی خوبصورت ریاست ہے ویسے ہی اس کی تاریخ بھی اسی قدر حسین رہی ہے اور دلکش بھی. اگر چہ اس کی تاریخ میں بڑے المناک واقعات بھی رونما ہوئے ہیں لیکن جب سے کشمیر آباد ہوتا گیا اس کی خوبصورتی اور اس کے فطری مناظر نکھرتے گئے اور زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مختلف قومیں آباد ہوئیں اور پھر آبادی بنتی گئی. اس طرح موت و حیات کا یہ سلسلہ جاری رہا. لوگ مختلف عقیدوں، روائتوں اور مذاہب سے منسلک رہے اور یہ عقائد و مذاہب بھی تاریخ بنے کے ساتھ ساتھ کبھی ڈوبے اور کبھی ابھرے. تاریخ کی یہ آنکھ مچولیاں بڑی دلکش لیکن بڑی زرخیز رہی. زرخیز اس لئے کہ انہوں نے اپنے پیچھے بڑے ہی استوار تہذیب و تمدن کے نقوش چھوڑے. آثار باقی رکھے اور عقائد و روایت کا ایک بہت ہی دیرپا اثر قائم رکھا جس کے حسین اور منفرد نقوش آج بھی پورے ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں تابناکی کے ساتھ روشن ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ازمنہ قدیم سے ہی کشمیر علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے. ظہور اسلام سے قبل یہ خطہ سنسکرت زبان کا ایک اہم مرکز تھا اور یہاں کی علمی و ادبی زبان سنسکرت تھی. یہاں کے قدیم مورخ کلہن پنڈت کی تاریخ راج ترنگنی سے پہلے بھی چند تاریخیں لکھی گئی تھیں لیکن تاریخ کو ایک فن کی حیثیت سے روشناس کرانے کا سہرا کلہن پنڈت کے سر باندھا جا سکتا ہے. راج ترنگنی سنسکرت زبان میں کشمیر کی وہ پہلی تاریخ ہے جو دستیاب ہے اس لحاظ سے اگر مورخ کلہن کو کشمیر کا ابوالمورخین کہا جائے تو

Scanned with CamScanner

بے جا نہیں ہوگا۔ یہ تاریخ راجہ جے سنگھ کے عہد میں ۱۱۴۸ء میں لکھی گئی۔ اس تاریخ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا ترجمہ نہ صرف فارسی زبان میں بلکہ انگریزی، اردو اور فرانسیسی زبان میں بھی ہو چکا ہے۔ اس کا پہلا فارسی ترجمہ ملا احمد کشمیری نے سلطان زین العابدین (۱۴۱۸ء...۱۴۷۰ء) کے حکم سے بحر الاسمار کے نام سے کیا۔ اس کے بعد شہنشاہ اکبر کے عہد میں ملا عبد القادر بدایونی نے اس پر نظر ثانی کی اور ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا۔

عہد سلاطین میں سلطان زین العابدین (۱۴۱۸ء....۱۴۷۰ء) کشمیر کا وہ پہلا حکمران ہے جس نے مختلف علوم و فنون کے ساتھ ساتھ فارسی تاریخ نویسی کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی۔ اس کے دربار سے وابستہ ہندو مورخ جون راج نے کلہن کے طرز پر تاریخ کشمیر راج ترنگنی کے نام سے ہی لکھی جس میں راجہ جے سنگھ کے دور سے لیکر سلطان زین العابدین کے دور تک کے راجاؤں کا تذکرہ ملتا ہے۔ جونراج کے انتقال کے بعد اس کے شاگرد ''شری ور'' نے سلطان زین العابدین کے حکم سے ''زینہ راج ترنگنی''، لکھی جس میں ۱۴۵۹ء سے لیکر ۱۴۸۹ء تک کے حالات و واقعات درج ہیں۔ بقول جی۔ایم۔ڈی صوفی مذکورہ تاریخ کے علاوہ ''شری ور'' نے مولانا جامی کی مشہور مثنوی ''یوسف زلیخا'' کا ''کتھاہ کوتکا'' کے نام سے سنسکرت میں ترجمہ کیا۔ ''شری ور'' کی وفات کے بعد ''پراجیہ بھٹ'' نے ''راج ولی پتاکا'' میں ۱۴۸۶ء سے ۱۵۱۲ء تک کے حالات و واقعات درج کئے ہیں۔ پراجیہ بھٹ کے بعد ان کے ایک شاگرد ''شک'' نے بھی کلہن کے طرز تحریر پر راج ترنگنی کے نام سے تاریخ کشمیر مرتب کی جس میں ۱۵۱۲ء سے ۱۵۹۶ء تک کے حالات و واقعات کی نشاندہی کی گئی ہیں۔ کلہن کی راج ترنگنی کے بعد جتنی بھی راج ترنگنیاں لکھی گئی ان کا انگریزی ترجمہ datta نے kings of kashmir کے نام سے کیا ہے جو اس وقت دستیاب ہے۔

جہاں تک کشمیر میں فارسی تاریخ نویسی کا تعلق ہے اس بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کی ابتداء ظہور اسلام کے بعد ہی ہوئی۔ عہد سلاطین میں سلطان زین العابدین کی شاہانہ سرپرستی میں ''ملا احمد کشمیری'' نے ایک تاریخ ''وقایع کشمیر'' کے نام

Scanned with CamScanner

سے لکھکر کشمیر میں فارسی تاریخ نویسی کا بابائے آدم کہلانے کا شرف حاصل کیا۔ بعض محققین کے مطابق ''وقایع کشمیر'' مورخ رتناکر کی لکھی ہوئی سنسکرت تاریخ ''رتناگر پران'' کا فارسی ترجمہ ہے. ملا احمد کشمیری نے ہی پہلی بار مہابھارت کا سنسکرت سے فارسی ترجمہ کیا تھا. جو آج کل ناپید ہے۔

سلطان زین العابدین کے عہد کا دوسرا اہم مورخ ملا نادر تھا جنہوں نے ''تاریخ ملا نادری'' کے نام سے تاریخ کشمیر لکھی تھی اسی دور کے قاضی ابراہیم نے ''تاریخ قاضی ابراہیم'' اور قاضی حمید الدین نے ''تاریخ قاضی حمید'' کے ناموں سے کشمیر کی تواریخ رشتہ تحریر میں لائی تھیں لیکن افسوس ہے کہ شہمیری عہد کی یہ معتبر فارسی تاریخیں اب نایاب ہیں۔ البتہ اس دور کے آخیر میں لکھی گئی ''تاریخ رشیدی'' دستیاب ہے. جس کے مصنف مرزا حیدر دوغلت کاشغری تھے. میرزا حیدر نے دو مرتبہ یعنی ۱۵۳۳ء اور ۱۵۴۰ء میں کشمیر پر حملے کئے اپنے پہلے حملے میں وہ ناکام رہے جب کہ دوسرے حملے میں کامیاب ہو کر تخت شاہی حاصل کر کے ۹۴۷ھ میں دس سال تک کشمیر پر حکومت کرتے رہے۔ تاریخ رشیدی دراصل وسط ایشیاء کے مغلوں کی ایک جامع تاریخ ہے جسے موئف مذکور نے ابوسعید خان والی کاشغر کے بیٹے عبدالرشید خان کے نام سے معنون کر کے اس کا نام ''تاریخ رشیدی'' رکھا۔ لیکن تاریخ کا ایک حصہ کشمیر پر بھی مختص ہے جس میں کشمیر کی سیاسی، سماجی، معاشی اور اقتصادی حالات کے علاوہ یہاں کے تہذیب و تمدن، رہن سہن اور ثقافت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شہمیریوں کے بعد کشمیر میں چک سلاطین (۱۵۵۴ء سے ۱۵۸۶ء) برسر اقتدار آئے. یہ دور نہ صرف سیاسی کشاکش کے لحاظ سے بلکہ فارسی علم و ادب کی ترقی کے لحاظ سے بھی ایک اہم دور رہا ہے. اس دور میں لکھی گئی تواریخ ''تاریخ کشمیر'' از سید علی ماگرے اور بہارستان شاہی کے ناموں سے دستیاب ہیں سید علی ماگرے کی ''تاریخ کشمیر'' شہمیری سلاطین کے عہد حکومت میں لکھی گئی نایاب تواریخ کے بعد کشمیر کی تاریخ سے متعلق یہ ابتدائی اور اولین دستیاب فارسی تاریخ ہے. ''تاریخ سید علی'' تاریخی لحاظ سے کافی اہم ہے کیونکہ اس میں مصنف نے بعض اہم چشم دید واقعات بھی

Scanned with CamScanner

درج کئے ہیں مثال کے طور پر اس نے میرزا حیدر دوغلت کاشغری کی حکومت کا ابتداء سے لیکر اختتام تک آنکھوں دیکھا حال اس میں درج کیا ہے ۔اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اس نے شمیری دور میں لکھی گئی بعض اہم تواریخ جو اب نایاب ہیں سے بطور ماخذ بہت استفادہ کیا تھا۔

سید علی ماگرے کی ''تاریخ کشمیر'' کے بعد کشمیر کی تاریخ سے متعلق ''بہارستان شاہی'' نام کی فارسی تاریخ خاص طور پر قابل ذکر ہے یہ تاریخ اگرچہ شاہان مغلیہ کے عہد حکومت (۱۰۲۳ھ) میں تالیف کی گئی لیکن اس کا مصنف (نامعلوم) چک دور میں بقید حیات تھا۔کشمیر کی مقامی تاریخوں میں بہارستان شاہی ایک مستند اور معتبر تاریخ ہے ۔یہ دوسری تاریخ ہے جو کشمیر میں اسلام کی ترویج واشاعت کے بعد فارسی زبان میں لکھی گئی۔کتاب کے مصنف کا نام معلوم نہیں۔البتہ اس کے آخر پر ایک قطعہ درج کیا گیا ہے جس کی رو سے سال تصنیف ۱۰۲۳ھ مطابق ۱۶۱۴ء ہے۔

چک سلاطین کے بعد جلال الدین محمد اکبر ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۶ء کو تخت نشین ہوے۔وہ کئی بار کشمیر کی سیاحت پر آئے۔ان کے عہد میں فن خطاطی اور فن تاریخ نویسی کو ایک نئی تحریک ملی۔مغل دور میں کشمیری مورخین نے جو تاریخیں لکھیں ان میں سے ایک ''تاریخ کشمیر'' از حیدر ملک چاڈورہ ہے اس تاریخ میں زمانہ قدیم سے لیکر جہانگیر کے عہد تک کے سیاسی و تاریخی حالات درج ہیں۔یہاں پر اس بات کا تذکرہ کرنا بیجا نہ ہوگا کہ حیدر ملک چاڈورہ نے نہ صرف دربار اکبری میں تعظیم و تکریم پائی تھی بلکہ وہ جہانگیر کے دربار میں بھی ملازم تھے اور اپنی خدمات کی بدولت چغتائی اور رئیس الملکی کے خطابات سے نوازے گئے تھے۔انہوں نے اپنی تاریخ کشمیر کو ۱۰۲۷ھ میں شروع کر کے ۱۰۳۰ھ تک مکمل کیا تھا۔

مغل دور میں ہی کشمیر کی تاریخ سے متعلق ایک اور تاریخ ''واقعات کشمیر'' کے نام سے رشتۂ تحریر میں لائی گئی اس کے مصنف خواجہ محمد اعظم دیدمری کے نام سے مشہور تھے۔جو ۱۱۰۳ھ مطابق ۱۶۹۱ء میں اورنگ زیب کے عہد میں جبکہ مغلوں کی طرف سے ابونصر خان ناظم کشمیر تھا پیدا ہوئے اور ۱۰ محرم ۱۱۷۹ھ میں اس دنیائے فانی سے

انتقال کر گئے۔ واقعات کشمیر نہ صرف کشمیریوں کے واقعات کا ایک مجموعہ ہے بلکہ ان کی علمی، ادبی اور اوصافی خدمات کا ایک حصہ بھی ہے۔ اس تاریخی کتاب کا سال تصنیف ۱۱۴۸ھ اور سال اختتام ۱۱۵۹ھ ہے۔

عہد اورنگ زیب (۱۰۶۸ھ تا ۱۱۱۵ھ) میں لکھی گئی کشمیر کی فارسی تواریخ میں پنڈت نرائین کول عاجز کی تاریخ ''منتخب التواریخ'' معتبر اور مستند تاریخ ہے۔ عاجز کی تاریخ دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں ہندو راجگان کشمیر کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں شمیری اور چک دور کے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مغلوں کے بعد ۱۱۶۶ھ مطابق ۱۷۵۳ء میں کشمیر پر افغانوں کا قبضہ ہو گیا۔ انہوں نے ۶۶ سال تک کشمیر پر حکومت کی۔ اس زمانے میں کشمیر کی مالی و اقتصادی حالت ابتر ہوئی تھی۔ مشہور محقق ایس۔ ڈبلیو لارنس اس دور کو کشمیر کے بدترین دور سے تعبیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں kashmir became subject to the pattan rule 'the crullest worst of all,, لیکن اس کے باوجود اس دور میں شعری ادب کے ساتھ ساتھ نثری ادب بالخصوص تاریخ نویسی کو بھی فروغ ملا۔ اس دور کی بیشتر تواریخ اگرچہ زمانے کے دست برد سے نہ بچ سکیں لیکن پھر بھی جو دستیاب فارسی تواریخ ہیں ان میں ''باغ سلیمان'' ایک منظوم تاریخ ہے جسے سعد اللہ سعادت نے تالیف کیا ہے۔ اس کا سال تصنیف ''باغ سلیمان'' سے بحروف ابجد ۱۱۹۴ھ برآمد ہوتا ہے۔ اس دور کی ایک اور تاریخ ''گوہر عالم'' کے نام سے ملتی ہے۔ یہ تاریخ کشمیر کی مقامی تاریخوں میں ایک خاص درجہ رکھتی ہے۔ اس کا مصنف محمد اسلم منعمی ہے۔ اس میں زمانہ ابتداء سے لیکر ۱۳۰۰ھ تک کے سیاسی حالات و واقعات درج ہوئے ہیں ''تاریخ کشمیر'' از خلیل مرجانپوری اس عہد کی ایک اور اہم فارسی تاریخ ہے اس کی اہمیت ایک فارسی تذکرے کے طور پر بھی مسلم ہے کیونکہ اس میں دور کے شعرا اور علماء کا تفصیلی تذکرہ بھی ملتا ہے اس لحاظ سے یہ ایک ضخیم تاریخ ہے۔

تاریخ بیان واقع ''کشمیر کی مقامی تاریخوں میں ایک اور اہم تاریخ ہے۔ جسے تاریخ نادری کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے یہ تاریخ ۱۱۹۸ھ مطابق ۱۷۸۲ء

Scanned with CamScanner

کے حالات پر مشتمل ہے اس کے مصنف ہیں ابو الکریم جو مورخ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک برگزیدہ اور بلند پایہ عالم وفاضل بھی تھے وہ نادر شاہ کے وزیر خارجہ بھی رہ چکے تھے ایک اور تاریخ ''احوال ملک کشمیر کے نام سے موسوم ہوئی ہے اس کے مصنف کا نام لعل محمد عرف لالہ جو اور ''توفیق'' تخلص تھا۔ عام طور پر ملا محمد توفیق کے نام سے معروف تھے اس زمانے کے افغان ناظم راجہ سکھ جیون مل ! نے ملا محمد توفیق کو ملک الشعراء کے خطاب سے نوازا تھا اور شاہنامہ کشمیر لکھوانے کا کام بھی ان کے سپرد کیا تھا ان کے شاہنامے میں یوسف شاہ چک کے عہد سے لیکر اورنگ زیب کے عہد تک حالات درج ہوئے ہیں۔ ایک اور طویل مثنوی ریاض الاسلام جو ''تاریخ شایق'' کے نام سے مشہور ہے اس زمانے کی یادگار ہے اس کا مصنف عبدالوہاب شایق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ نویسی کے استاد تھے۔

افغانوں کے بعد کشمیر ۱۸۱۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضہ اقتدار میں آیا۔ سکھوں کی طرف سے کشمیر پر گیارہ ناظموں نے حکومت کی۔ یہ دور عام طور پر کشمیر میں ظلم، جبر اور بربریت کا دور رہا ہے۔ اس دور میں اگرچہ کشمیر کا بیشتر علمی و ادبی سرمایہ ضائع ہوا لیکن پھر بھی چند قابل قدر تواریخ معرض وجود میں آئی۔

سکھ دور کی ایک اہم تاریخ ''مجموع التواریخ'' کے نام تحریر ہوئی ہے جس کے مصنف پنڈت بیربل کاچرو تھے جو پنڈت دیارام کاچرو خوشدل کے بیٹے تھے۔ پنڈت دیارام کاچرو شدل کے بیٹے تھے۔ یہ تاریخ ۱۲۵۱ھ مطابق ۱۸۳۵ء میں اس وقت لکھی گئی جبکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طرف سے مہان سنگھ ناظم کشمیر تھے۔ اس دور کی ایک اور تاریخ ''گلزار کشمیر'' کے نام سے موسوم ہوئی ہے اس کے مصنف دیوان کرپارام اپنے زمانے کے مشہور مورخوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے باپ کا نام دیوان جوالا سہائے اور دادا کا نام امیر چند تھا۔ دیوان جوالا سہائے نے تیس سال تک ڈوگرہ حکمرانوں کی ملازمت کی۔ دیوان کرپارام کے عہد نظامت میں شہروں اور قصبوں میں عدالتیں اور صدر مقامات قایم کئے گئے۔ سکولوں میں شاستری اور فارسی زبان شروع کی گئی۔ گلزار کشمیر ۱۸۵۷ء میں کرپارام نے مکمل کر لی اور یہ کتاب ۱۸۷۵ء میں

ہی زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اس تاریخ میں راجگان ہنود سے لیکر ڈوگرہ عہد تک کے حالات واقعات درج ہوئے ہیں۔ اس دور میں ایک اور تاریخ کشمیر "خلاصۃ التواریخ" کے نام سے تحریر ہوئی۔ اس کے مصنف مرزا سیف الدین تھے نے میجر جان ہیجر کی تحریک پر یہ تاریخ ۱۸۵۹ء میں اگرچہ فارسی زبان میں ہی رشتہ تحریر میں لائی گئی تھی لیکن اس تاریخ کا اصلی فارسی متن اس وقت نایاب ہے صرف اس کا اردو ترجمہ بازار میں دستیاب ہے۔ اس تاریخ میں ابتدائی ہندو راجاؤں سے لیکر مہاراجہ رنبیر سنگھ تک کے حالات وواقعات درج ہوئے ہیں۔

سکھوں کے بعد کشمیر پر ڈوگرہ خاندان (۱۸۴۲ء۔ ۱۹۴۶ء) نے سو سال سے زائد عرصہ تک حکومت کی۔ اس خاندان کا پہلا حکمران مہاراجہ گلاب سنگھ ۱۸۴۶ء میں کشمیر کا بادشاہ بنا اور ۵۵ سال تک کشمیر پر حکومت کی۔ گلاب سنگھ کے اس خاندان کے کئی اور بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے کشمیر پر حکمرانی کی۔ یہ دور بھی مجموعی طور پر کشمیر میں پرآشوب دور کے طور پر گزرا ہے لیکن اس کے باوجود اس دور میں نہ صرف فارسی زبان کی ساکھ کشمیر میں برقرار رہی بلکہ اس کو اور بھی تقویت ملی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کے دوران ہی کچھ نئی روایات جاری ہوئیں۔ انگریزی تعلیم کی طرف توجہ دی گئی جگہ جگہ مدرسے قایم کئے گئے۔ سنسکرت زبان کی پیش رفت کے لئے جموں میں رگھوناتھ مندر کے احاطے میں ایک پارٹ شالہ قایم کیا گیا اس کے علاوہ دارالترجمہ بھی بنایا گیا جہاں عربی، فارسی کتابوں کے ترجمے ڈوگری، اردو اور پنجابی زبانوں میں بھی کروائے گئے۔ طب اور سائنس کی کتابوں کے ترجمے بھی سنسکرت زبان میں کئے گئے۔ اگرچہ سنسکرت زبان کی ترویج کی طرف خاص توجہ مبذول رہی پھر بھی ادبی اور دفتری زبان فارسی ہی رہی۔

عہد سلاطین کے مانند اس دور میں مسلمان شاعروں اور عالموں کے ساتھ ساتھ ہندو شعرا اور علما نے بھی فارسی علم و ادب کی خدمت کی۔ اس دور کے ہندو شاعروں اور ادیبوں میں ٹھاکر داس، پنڈت راج کاک در فرخ، پنڈت گوپال کول، پنڈت سیتارام بقایا، پنڈت رامودر ترسل، پنڈت مہتاب جیو ترسل، پنڈت

تاراچند ترسل، لچھمن بٹ چالاک، پنڈت آطوع رام، پنڈت یرہ رام، پنڈت شیو [illegible] پنڈت داسہ کول اگرہ، پنڈت تیج رام، پنڈت بلہ کاک فوتہ دار، پنڈت بشن چندروشن کول، پنڈت بیربل کول، پنڈت دیارام، پنڈت لکی رام وغیرہ سرفہرست ہیں۔ واضح رہے کہ اس دور میں فارسی شعروشاعری کی ترقی کے ساتھ ساتھ نثرنویسی بالخصوص تاریخ نویسی کو بھی کافی عروج ملا۔۔۔۔

حواشیہ

.1 Kasheer By G. M . Sofy Vol 1 . P. 167

.2 Valley of Kashmir. By Sir Walter LaWrance . P. 196

.3 سکھ جیون مل شاعروں، فاضلوں اور عالموں کا کافی قدردان تھا اس نے شاہنامہ کشمیر لکھنے کے لئے سات نمائندہ شعراء کو متعین کیا تھا ان میں ملا محمد شائق بھی شامل تھا

Scanned with CamScanner